ہوگی۔ یہ دونوں الگ نہیں' ایک دوسرے میں پیوست ہیں' ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندوں کا وکیل بن کر بھی پوچھے گا۔۔۔ لوگ ان دونوں کو الگ دائرے کی صورت میں دیکھتے ہیں' جب کہ حقیقت میں یہ دونوں ایک ہی شریعت کا حصہ ہیں (ڈاکٹر حسن صہیب مراد)۔

این جی اوز اور دینی جماعتوں کا کردار

س : میں ایک سماجی کارکن ہوں اور کسی سیاسی یا مذہبی جماعت سے وابستہ نہیں ہوں' البتہ مطالعے کا شوقین ہوں۔ آج کل این جی اوز کے خلاف دینی جماعتوں کی طرف سے زبردست مخالفت کی جا رہی ہے۔ انھیں ملک دشمن اور بیرونی قوتوں کے آلہ کار کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ ہمارا معاشرہ ظلم پر مبنی بے شمار مسائل سے دوچار ہے' جیسے کاروکاری جس کے تحت لوگ دشمنی کی بنیاد پر بھی قتل کرتے ہیں' عورتوں کو جایداد کا حصہ نہ دینے کے لیے قرآن سے شادی کرنا' چولہا پھٹنے کی صورت میں اموات' خون بہا کے بدلے میں نوجوان لڑکیوں کا بوڑھوں سے بیاہ دینا' بعض علاقوں میں خواتین کو تعلیم اور ووٹ کے حقوق سے محروم رکھنے کی روایت' نجی جیلیں' دینی جماعتوں کے اداروں میں کم تنخواہ کے ذریعے استحصال اور یہ کہ معاشرے میں زنا آسان اور نکاح مشکل ہے وغیرہ۔ ان میں صرف این جی اوز دل چسپی لیتی ہیں' دینی جماعتوں نے ان کے خلاف کبھی آواز نہیں اٹھائی۔ محسوس ہوتا ہے کہ این جی اوز کو موقع فراہم کرنے کی ذمہ دار دینی جماعتیں ہیں۔ اس میں جماعت اسلامی کا کردار بھی کچھ زیادہ مختلف نہیں۔

ج : آپ نے پاکستان کے مختلف علاقوں میں جاگیردارانہ جہالت پر مبنی واقعات کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ ان کے مسائل کے سلسلے میں این جی اوز کی کاوش کو ستایش کی نظر سے دیکھتے ہیں اور آپ کے خیال میں دینی جماعتوں کی طرف سے ان معاملات کو نمایاں نہ کرنے کے نتیجے میں ہی این جی اوز کو کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ ایسے واقعات کی حقیقت کیا ہے؟ ان پر ہمارا موقف اور نکتہ نظر کیا ہے؟ اس سلسلے میں ہم نے کیا جدوجہد کی ہے؟ اس کو بیان کرنے سے پہلے آپ کی توجہ کے لیے دو تین نکات پیش خدمت ہیں:

کیا پاکستان کے عوام کے اصل مسائل یہی ہیں؟ اگر آپ غور کریں تو پاکستان کے غریب عوام چاہے مرد ہوں یا عورتیں ان کے اصل مسائل جن کی آگ میں دور دراز مقامات پر رہنے والے کروڑوں غریب عوام جل رہے ہیں' یہ نہیں بلکہ دوسرے ہیں۔

پاکستان کا ایک اہم مسئلہ غربت ہے۔ ۴ کروڑ سے زائد انسان خط غربت سے بھی نیچے زندگی گزارنے

پر مجبور ہیں۔ دوسرا اہم مسئلہ جہالت ہے۔ ۹ کروڑ ۷۰ لاکھ انسان اَن پڑھ ہیں اور زیورِ تعلیم سے محروم ہیں۔ تیسرا اہم مسئلہ جہالت ہے۔ کروڑوں انسان دوا تو کجا' کسی مستند ڈاکٹر سے علاج یا ہسپتال میں بستر تک سے محروم ہیں۔ پینے کا صاف پانی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ بلوچستان کے ۲۶ اضلاع' اندرون سندھ کے ۹ اضلاع اور چولستان کے ۶۶ لاکھ ایکڑ رقبہ سمیت ملک کے ایک بڑے حصے کے عوام پینے کے پانی سے محروم ہیں۔

آپ کو کوئی این جی اوز ان مسائل کے سلسلے میں حقیقی کوشش کرتی ہوئی نظر نہیں آئے گی۔ البتہ غریب عوام کے ان مسائل کے حل کے لیے جماعت اسلامی کی جدوجہد کی مختصر جھلکیاں حسب ذیل ہیں:

۱- غربت اور مہنگائی کو ختم کرنا اور لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا اگرچہ حکومتوں کا کام ہے' تاہم جماعت اسلامی نے بھی اپنے مختصر وسائل سے پورے ملک میں خدمت خلق کا ایک نیٹ ورک قائم کر رکھا ہے۔ یتیم بچوں کی کفالت' بیوگان اور یتامی کے لیے وظائف' غریب بچیوں کے لیے جہیز اور ان کی تربیت کے لیے دستکاری مراکز' بے روزگاروں کے لیے ہیومن ریسورسز فورم اور دیگر کئی مدات پر مختلف مقامات کی جماعتوں کے شعبہ خدمت خلق کا سالانہ خرچ ۲۵ کروڑ روپے سے زائد کا ہے۔

۲- جہالت کے خاتمے کے لیے جماعت اسلامی کے دیہاتوں' کچی آبادیوں' غریب بستیوں میں اسکولوں کے درج ذیل سسٹم چل رہے ہیں: ۱- حرا اسکولز سسٹم ۲- غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ ۳- ریڈز فاؤنڈیشن ۴- بیٹھک اسکول سسٹم ۵- مسجد مکتب اسکیم۔ ان تمام اسکیموں کے تحت ۱۰ لاکھ سے زائد طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور گذشتہ پانچ برسوں میں ۴ ہزار نئے اسکول قائم ہوئے ہیں۔

۳- صحت کے سلسلے میں ہسپتالوں' ڈسپنسریوں' ایمبولینس سروس' بلڈ بنک' ایکسرے و لیبارٹریز وغیرہ کا ایک بڑا نیٹ ورک پورے ملک میں موجود ہے۔ اس مد میں ۳۵ کروڑ روپے سالانہ سے زیادہ رقم خرچ ہوتی ہے اور استفادہ کرنے والوں کی تعداد ۱۶ لاکھ سے زیادہ ہے۔

۴- پینے کے صاف پانی کے لیے متاثرہ علاقوں میں کنویں کھودنے' ٹیوب ویل نصب کرنے اور پانی فراہم کرنے کی اسکیم کے تحت جماعت اسلامی نے گذشتہ دو سالوں میں تھر' چولستان اور سندھ و بلوچستان کے متاثرہ علاقوں سمیت پورے ملک میں ۴۷ سے زائد کنووں' ٹیوب ویلوں یا واٹر پمپوں کا اہتمام کیا ہے۔ اس مد پر بھی کروڑوں روپے خرچ کیے ہیں۔

جماعت اسلامی کو اس سلسلے میں کسی بیرونی ادارے سے امداد نہیں ملتی' نہ ہم قبول کرتے ہیں۔ کروڑوں روپے کے یہ منصوبے غریب کارکنوں کی محنت اور اخلاص کے ذریعے چل رہے ہیں' جب کہ این جی اوز بیرون ملک سے کروڑوں ڈالر کی گرانٹ وصول کرتی ہیں۔ اس میں اقوام متحدہ کی طرف سے دی

جانے والی گرانٹ بھی شامل ہے لیکن آپ کو' چند استثنا کے سوا غربت' جہالت' مرض' قرض اور بھوک پیاس کے خلاف پورے ملک میں ان این جی اوز کی کوئی جدوجہد نظر نہیں آئے گی۔ اس کے برعکس وہ چند غیر متعلقہ اور غیر حقیقی مسائل کو ملک میں کم اور بیرون ملک زیادہ نمایاں کرتی ہیں۔ ان مسائل کو نمایاں کرنے کے طریقوں میں سیمی نار' فورم' ویڈیو فلمیں' سی ڈی وغیرہ کی تیاری شامل ہے۔ عالی شان ہوٹلوں میں منعقد ہونے والے ان سیمی ناروں کا غریب عوام یا جاہلانہ تشدد کا نشانہ بننے والی خواتین کو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا' اور نہ ہی ان کو فائدہ پہنچانا این جی اوز کے پیش نظر ہوتا ہے۔ ان کے اصل اہداف یہ ہیں:

۱- جاگیردارانہ معاشرے کے اکا دکا واقعات کو نمایاں کر کے اسلام کو ایک ظالمانہ مذہب اور پاکستان کو ایک پس ماندہ ملک ثابت کیا جائے۔

۲- عورتوں پر مظالم کی بھیانک تصویر پیش کر کے عورتوں کی آزاد روی کی تحریک چلائی جائے۔

۳- پاکستان اور اسلام کے خلاف کام کرنے والی عالمی یہودی تنظیموں سے بھاری رقوم کی وصولی۔

اب ذرا آپ دیکھیے کہ اصل صورت حال کیا ہے:

○ کاروکاری ایک جاہلانہ رسم ہے۔ اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ نہ ہی کسی مذہبی رہنما نے اس کی کبھی حمایت کی ہے۔ یہ رسم بڑی حد تک ختم ہو چکی ہے۔ سالہا سال بعد کوئی اکا دکا واقعہ ہوتا ہے اور اس کی سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر مذمت دینی جماعتیں ہی کرتی ہیں۔

○ قرآن سے شادی کے بھی چند واقعات مغرب پرست جاگیرداروں کے ہاں ہی پائے جاتے ہیں۔ اس ظالمانہ طرزِعمل کی دینی جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر مذمت کی ہے اور اسے قرآن پاک کی توہین اور عورتوں پر ظلم قرار دیا ہے۔ جماعت اسلامی کے سندھی زبان میں شائع ہونے والے رسائل و جرائد میں اس رسم کے خلاف باقاعدہ قلمی جہاد کیا گیا ہے۔

○ چولہا پھٹنے کے واقعات میں متاثرہ خواتین یا ان کے لواحقین کو انصاف دلانے کے لیے ہمارے حصول انصاف سیل قائم ہیں۔ غریب افراد کو ممکنہ قانونی مدد مفت فراہم کی جاتی ہے۔

○ خون بہا کے بدلے میں نوعمر لڑکیوں سے بوڑھوں کی شادی جہالت کی ہی ایک صورت ہے جس کی دینی جماعتوں نے ہمیشہ مذمت کی ہے اور شادی کے لیے لڑکی کی مرضی معلوم کرنے کی شرعی حیثیت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

○ جماعت اسلامی قرآن و حدیث کی روشنی میں حصول علم مرد اور عورت دونوں کا حق بھی سمجھتی ہے اور فرض بھی۔ صوبہ سرحد سمیت پورے ملک میں جماعت اسلامی یا اس کے ذیلی اداروں کے تحت طالبات کی دینی و دنیاوی تعلیم کے ادارے قائم ہیں اور ان میں ہزاروں بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

○ جماعت اسلامی کو اس کے غریب کارکنان ہی اعانت دیتے ہیں اور جماعت کا بیت المال کسی بڑے صنعت کار، جاگیردار یا سرمایہ دار کی رقم کا محتاج نہیں۔ جماعت اسلامی نے ہمیشہ مزدوروں کی فلاح و بہبود اور ان کی اجرت اور تنخواہوں میں اضافے کی تحریک چلائی ہے۔ نیشنل لیبر فیڈریشن اور اس سے ملحقہ تنظیموں کے پلیٹ فارم سے مزدوروں کے حقوق کے لیے آواز بلند کی گئی اور ہزاروں مزدوروں کی تنخواہوں اور اجرتوں میں عملاً اضافہ کروایا گیا ہے۔

○ سندھ میں نجی جیلوں یا جبری بیگار کے اکا دکا واقعات کی جہاں بھی نشان دہی ہوئی ہے جماعت اسلامی نے سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور قانونی تحفظ و معاونت کے لیے عملاً جدوجہد کی ہے۔

معاشرے میں زنا یا بدکاری کے واقعات اس مغربی کلچر کا شاخسانہ ہیں کہ جسے ذرائع ابلاغ اور این جی اوز پروان چڑھا رہے ہیں۔ یہ سب مخلوط تعلیم، مخلوط مجالس، رقص و سرود کی مجلسوں وغیرہ کا نتیجہ ہے۔ اسلام والدین کی رضامندی سے ہونے والی شادی میں لڑکے لڑکی کو پسند و ناپسند کا حق دیتا ہے لیکن ہم کسی لڑکی کو محبت کا جھانسہ دے کر گھر سے بھگانے کو ایک بدترین معاشرتی جرم سمجھتے ہیں (فرید احمد پراچہ)۔

فہمِ قرآن میں اضافے کے لیے فنی کتاب "قواعدِ زبانِ قرآن" کا مطالعہ کیجیے۔

1	قواعدِ زبانِ قرآن ۔ دوسرا ایڈیشن	خلیل الرحمٰن چشتی	250 روپے
2	درسِ قرآن کی تیاری کیسے کی جائے ؟	خلیل الرحمٰن چشتی	15 روپے
3	حدیث کی اہمیت و ضرورت	خلیل الرحمٰن چشتی	35 روپے
4	نصاب برائے حفظ		30 روپے
5	تزکیۂ نفس		25 روپے
6	توحید اور شرک	محمد خان منہاس	15 روپے
7	رسالت	محمد خان منہاس	15 روپے
8	آخرت کا تصور	محمد خان منہاس	15 روپے
9	نماز	محمد خان منہاس	15 روپے
10	انفاق فی سبیل اللہ		15 روپے
11	مؤثر ابلاغ	محمد خان منہاس	10 روپے

گیارہ (11) کتابوں کے مکمل سیٹ کی قیمت مع ڈاک خرچ -/470 روپے ہے۔
کتابیں وی۔پی نہیں کی جائیں گی۔ منی آرڈر یا ڈرافٹ کا پہلے آنا لازمی ہے۔

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد	317, Street 16, F-10/2, Islamabad
Fax : 051- 22 54 139	Tel. : 051- 22 51 933